

شوہر کو کیسا ہونا چاہیے؟



www.sirat-e-mustaqeem.com



- 05 بیوی کے حقوق کی اہمیت
- 07 بیوی سے حُسنِ سلوک کے متعلق فرامین
- 12 بد اخلاق بیوی اور صابر شوہر
- 18 شوہر پر عورت کے حقوق
- 21 نظامِ فطرت بدلنے کا انجام
- 35 اگر اختلاف بڑھ جائے تو کیا کرے
- 42 شادی شدہ اسلامی بھائیوں کیلئے 19 مدنی پھول

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟ (1)

درود شریف کی فضیلت

رحمت عالم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا درود پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لئے نور ہو گا۔⁽²⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شوہر بیوی کے احسانات

ایک شخص امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ جب دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ

۱... مبلغ دعوتِ اسلامی و نگران مرکزی مجلس شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۲ ہجری بمطابق 26 مارچ 2011 عیسوی بروز ہفتہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں فرمایا۔ یکم ربیع الثانی ۱۴۲۸ ہجری بمطابق 19 اپریل 2007 عیسوی کو فیضانِ مدینہ میں کیا گیا ایک اور بیان ”گھر کا افسر“ اسی میں ضم کر کے ضروری ترمیم و اضافے کے بعد ۳ صفر المظفر ۱۴۳۵ ہجری بمطابق 26 نومبر 2014 عیسوی کو تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیۃ)

2... مسند الفردوس، ۳/ ۲۱۷، حدیث: ۳۱۳۸

حضرت اُمّ کلثوم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی (غصے کی حالت میں) بلند آواز سے گفتگو کرنے کی آواز سنائی دی۔ جب اس شخص نے یہ ماجرا دیکھا تو یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے آیا تھا لیکن یہاں تو خود امیر المؤمنین بھی اسی مسئلے سے دوچار ہیں۔ بعد میں حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس شخص کو بلوا کر آنے کی وجہ پوچھی۔ اس نے عرض کی: حضور! میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر آیا تھا مگر جب دروازے پر آپ کی زوجہ محترمہ کی گفتگو سنی تو میں واپس لوٹ گیا۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میری بیوی کے مجھ پر چند حقوق ہیں جن کی بناء پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں۔

✽ وہ مجھے جہنم کی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام کی خواہش سے بچا رہتا ہے۔ ✽ جب میں گھر سے باہر ہوتا ہوں تو وہ میرے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ ✽ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ ✽ میرے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ ✽ میرے لئے کھانا پکاتی ہے۔

یہ سُن کر وہ شخص بے ساختہ بول اٹھا کہ یہ تمام فوائد تو مجھے بھی اپنی بیوی سے حاصل ہوتے ہیں، مگر افسوس! میں نے اُس کی ان خدمات اور احسانات کو مد نظر رکھتے ہوئے کبھی اُس کی کوتاہیوں سے درگزر نہیں کیا، آج کے بعد میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔^(۱)

۱۔۔۔ تنبیہ الغافلین، باب حق المرأة علی الزوج، ص ۲۸۰ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مردوں اور عورتوں کو جنسی بے راہ روی اور وسوسہ شیطانی سے بچانے نیز نسلِ انسانی کی بقا و بڑھوتری اور قلبی سکون کی فراہمی کے لئے انہیں جس خوبصورت رشتے کی لڑی میں پرویا ہے وہ رشتہ اَزْوَاج کہلاتا ہے۔ یہ رشتہ جتنا اہم ہے اتنا ہی نازک بھی ہے کیونکہ ایک دوسرے کی خلافِ مزاج باتیں برداشت نہ کرنے، درگزر سے کام نہ لینے اور ایک دوسرے کی اچھائیوں کو نظر انداز کر کے صرف کمزوریوں پر نظر رکھنے کی عادت زندگی میں زہر گھول دیتی ہے جس کے نتیجے میں گھر جنگ کا میدان بن جاتا ہے جبکہ باہمی تعاون، خلوص، چاہت، درگزر اور تحمل مزاجی زندگی میں خوشیوں کے رنگ بکھیر دیتے ہیں۔ بیان کردہ واقعہ میں حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی گفتار اور اپنے عملی کردار کے ذریعے بیوی کی شکایت لے کر آنے والے شخص پر یہ بات واضح کر دی کہ ایک شوہر کو کیسا ہونا چاہئے۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس شخص کو جو مدنی پھول عطا فرمائے ان سے یہی درس ملتا ہے کہ شوہر کو عفو و درگزر، بردباری، تحمل مزاجی اور وسیع ظرفی جیسی خوبیوں کا پیکر ہونا چاہئے۔ واقعی اگر شوہر اپنی بیوی کی اچھائیوں اور اس کے احسانات پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں پر اس سے درگزر کرے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کا گھر خوشیوں کا گہوارہ نہ بن سکے۔ مگر افسوس! آج کل میاں بیوی کے درمیان ناچاقیوں اور لڑائی جھگڑوں کا مرض تقریباً ہر گھر میں سرایت کر چکا ہے جس کے سبب گھر گھر میدانِ جنگ بن چکا ہے۔ دراصل ہم میں سے ہر ایک یہ چاہتا

ہے کہ میرے حقوق پورے کئے جائیں اور یہ بھول جاتا ہے کہ دوسروں کے بھی کچھ حقوق ہیں جنہیں ادا کرنا مجھ پر لازم ہے۔ بس یہیں سے نا اتفاقی کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے جو بڑھتے بڑھتے لڑائی جھگڑے کا روپ دھار کر قلمی چین و سکون کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ اگر میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے اور اپنے حقوق کے معاملے میں نرمی سے کام لے تو گھر امن و سکون کا گہوارہ بن جائے۔

گھر کی خوشحالی میں شوہر کا کردار

گھر کو امن اور خوشیوں کا گہوارہ بنانے میں شوہر کا کردار بہت ہی اہم ہے۔ اگر وہ اپنی ذمہ داریاں اچھے طریقے سے نہیں نبھائے گا اور بیوی کے حقوق پورے نہیں کرے گا تو اس کے گھر میں خوشیوں کے پھول کیسے کھلیں گے؟ اللہ رب العالمین جَلَّ جَلالُه نے بیویوں کے حقوق سے متعلق قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ ۚ تَرْجُوهُنَّ كَمَا تَرْجُوهُنَّ ۚ اَوَّلَ مَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْهُنَّ بِالنَّكَاحِ ۚ وَتَرْجُوهُنَّ كَمَا تَرْجُوهُنَّ ۚ اَوَّلَ مَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْهُنَّ بِالنَّكَاحِ ۚ وَتَرْجُوهُنَّ كَمَا تَرْجُوهُنَّ ۚ اَوَّلَ مَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْهُنَّ بِالنَّكَاحِ ۚ

بِالنَّكَاحِ ۚ وَتَرْجُوهُنَّ كَمَا تَرْجُوهُنَّ ۚ اَوَّلَ مَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْهُنَّ بِالنَّكَاحِ ۚ

یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادا واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رعایت لازم ہے۔^(۱) امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قُرطبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: حقوق زوجیت میں سے عورتوں کے حقوق مردوں پر اسی طرح واجب ہیں جس طرح مردوں کے حقوق

۱... خزائن العرفان، پ ۲، البقرة، تحت الآية: ۲۲۸

عورتوں پر واجب ہیں اسی لئے حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: بلاشبہ میں اپنی بیوی کے لئے زینت اختیار کرتا ہوں جس طرح وہ میرے لئے بناؤ سنگھار کرتی ہے اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں وہ تمام حُقوق اچھی طرح حاصل کروں جو میرے اُس پر ہیں اور وہ بھی اپنے حُقوق حاصل کرے جو اس کے مجھ پر ہیں۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا اُن پر ہے شرع کے موافق) اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ بیویوں کے ساتھ اچھی صحبت اور بہترین سُلوک خاوندوں پر اسی طرح لازم ہے جس طرح بیویوں پر ہر اُس (جائز) کام میں خاوندوں کی اطاعت واجب ہے جس کا وہ اُنہیں حکم دیں۔^(۱)

بیوی کے حُقوق کی اہمیت

بہر حال شرعی اور اخلاقی ہر لحاظ سے بیویوں کے حُقوق بھی بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں اور شوہر کو اُن کا خیال رکھنا چاہئے علاوہ ازیں بیوی کے جائز مُطالبات کو پورا کرنے اور جائز خواہشات پر پورا اُترنے کی بھی حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔ جس طرح شوہر یہ چاہتا ہے کہ اُس کی بیوی اُس کے لئے بن سنور کر رہے اسی طرح اُسے بھی بیوی کی فطری چاہت کو مد نظر رکھتے ہوئے اُس کی دلجوئی کے لئے لباس وغیرہ کی صفائی ستھرائی کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے خواہ وہ زبان سے اِس بات کا

1... تفسیر قرطبی، پ ۲، البقرة، تحت الآیة: ۲۲۸، ۲/۹۶

اظہار کرے یا نہ کرے۔

سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ تم اپنے کپڑوں کو دھوؤ اور اپنے بالوں کی اصلاح کرو اور مسواک کر کے زینت اور پاکی حاصل کرو کیونکہ بنی اسرائیل ان چیزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے اسی لئے اُن کی عورتوں نے بدکاری کی۔^(۱)

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بکھرے ہوئے بالوں والے شخص کو دیکھا تو فرمایا: کیا اس کو کوئی ایسی چیز (تیل کنگھی) نہیں ملتی جس سے اپنے بالوں کو سنوار لے۔ ایک اور شخص کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے فرمایا: کیا اسے پانی نہیں ملتا جس سے اپنے کپڑوں کو دھو لیا کرے؟^(۲)

ظہانت کا خصوصی اہتمام

طہارت اور صفائی کے حوالے سے خود سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طرزِ عمل بھی بے مثال اور قابلِ تقلید ہے۔ حضرت سیدنا شریح بن ہانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دریافت کیا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کاشانہٴ اقدس میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ فرمایا: آپ

۱... جامع صغیر، ص ۷۸، حدیث: ۱۲۱۸

۲... ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی غسل الثوب... الخ، ۷۲/۴، حدیث: ۴۰۶۲

سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔^(۱)

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے سر تاج صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کبھی بھی میلی کچیلی حالت میں نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن سر میں تیل لگانا پسند فرماتے تھے نیز فرماتے کہ اللہ عزوجل میلے کچیلے بکھرے ہوئے بال والے شخص کو ناپسند فرماتا ہے۔^(۲)

معلوم ہوا کہ شوہر کو طہارت اور صفائی ستھرائی کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے اور حتی الامکان اپنی بیوی کی توقعات پر پورا اترنے اور اُس سے حسنِ سلوک رَوار کھنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ زندگی کی گاڑی شاہرہ حیات پر کامیابی سے گامزن رہے۔ آئیے بیویوں کے حق میں شوہروں کو نصیحت کے مدنی پھولوں پر مشتمل 5 فرامینِ مصطفیٰ ملاحظہ کیجئے۔

بیوی سے حسنِ سلوک کے متعلق فرامینِ مصطفیٰ

1. ”خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي“ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں۔^(۳)

1... مسلم، کتاب الطہارۃ، باب السواک، ص ۱۵۲، حدیث: ۲۵۳

2... شعب الایمان، باب فی الملباس والزی... الخ، ۱۶۸/۵، حدیث: ۶۲۲۶

3... ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء، ۴۷۸/۲، حدیث: ۱۹۷۷

2. ”لَا يَفْرُكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَتْ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ“ کوئی مسلمان مرد (شوہر) کسی مسلمان عورت (بیوی) سے نفرت نہ کرے اگر اُس کی ایک عادت ناپسند ہے تو دوسری پسند ہوگی۔^(۱)
3. تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دن کے آخر میں اس سے صحبت کرے گا۔^(۲)
4. عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے اگر تم اُسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دو گے اور اگر اُسے چھوڑ دو تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی پس تم عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔^(۳)
5. عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، وہ تمہارے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو اُس کے ٹیڑھے پن کے باجوہ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اس کا توڑنا طلاق ہے۔^(۴)

بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے

حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ حَدِیثِ پاک نمبر 2 کے تحت لکھتے

1... مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ص ۷۷۵، حدیث: ۱۴۶۹

2... بخاری، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من ضرب النساء، ۳/۴۶۵، حدیث: ۵۲۰۴

3... بخاری، کتاب النکاح، باب الوصاۃ بالنساء، ۳/۴۵۷، حدیث: ۵۱۸۶

4... مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ص ۷۷۵، حدیث: ۱۴۶۸

ہیں: سُبْحَنَ اللّٰہ کیسی نفیس تعلیم! مقصد یہ ہے کہ بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے، لہذا اگر بیوی میں دو ایک برائیاں بھی ہوں تو اسے برداشت کرو کہ کچھ خوبیاں بھی پاؤ گے۔ یہاں (صاحب) مرقات نے فرمایا: جو بے عیب ساتھی کی تلاش میں رہے گا وہ دُنیا میں اکیلا ہی رہ جائے گا، ہم خود ہزار ہا برائیوں کا سرچشمہ ہیں، ہر دوست عزیز کی برائیوں سے درگزر کرو، اچھائیوں پر نظر رکھو، ہاں! اصلاح کی کوشش کرو، بے عیب تو رسول اللہ (صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں۔^(۱)



میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہر شخص اپنے ارد گرد کے ماحول پر نظر ڈالے اور غور کرے تو اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ زندگی کے مختلف مراحل میں قدم قدم پر اُسے جس جس چیز کی ضرورت پڑتی یا جس جس فرد سے واسطہ پڑتا ہے وہ تمام کی تمام چیزیں یا سارے کے سارے افراد اس کے مزاج پر پورا نہیں اترتے بلکہ یہ کہنا بے جا نہیں ہو گا کہ اکثر مزاج کے خلاف ہی ہوتے ہیں، ملک ہو یا شہر، محلہ ہو یا بازار، آفس ہو یا گھر، ہمسائے ہوں یا رشتہ دار نجانے کن کن سے وہ بیزار اور کون کون خود اس سے بیزار ہوتا ہے مگر اس کے باوجود مُرُوت، مجبوری یا حکمتِ عملی کے باعث سمجھوتے اور برداشت سے کام لیتے ہوئے ایک دوسرے سے روابط برقرار رکھتے ہیں اور تعلقات کی دیوار میں دراڑ نہیں آنے دیتے بالکل اسی طرح اشیاء کا معاملہ

ہے کہ کھانے پینے سے لے کر استعمال کرنے تک کی نجانے کتنی چیزیں ایسی ہیں جو ہر لحاظ سے آپ کی سوچ، خواہش اور معیار کے عین مطابق نہیں ہوتیں لیکن وہ آپ کی ضرورت ہیں اس لئے آپ کسی صورت انہیں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ذرا سوچئے! جب آپ دُنیا کی کئی چیزوں کو بے شمار عُیُوب و نقائص کے باوجود اپناتے ہیں تو پھر یہ دوہرا معیار اُس ہستی کے لئے کیوں جو آپ کی رفیقہ حیات، زندگی کی اہم ضرورت اور آپ کی تمام تر ضروریات کا خیال رکھنے والی ہے؟ کیا اس لئے کہ آپ اُس کے حاکم و افسر ہیں جس طرح چاہیں اُس کے ساتھ سلوک کریں؟ کیا صرف آپ ہی اُس کے حاکم ہیں کوئی آپ کا حاکم نہیں؟ کیا صرف بیوی ہی شوہر کو جواب دہ ہے شوہر کسی کو جواب دہ نہیں؟ یاد رکھئے! اگر اُس پر آپ کا حکم چلتا ہے تو آپ پر بھی احکم الحاکمین جَلَّ جَلالُہ کا حکم چلتا ہے، اگر آج گھر کی چار دیواری میں بات بات پر ناجائز طور پر اُسے ذلیل کریں گے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے دن محشر کے کھلے میدان میں سب کے سامنے آپ کو بھی ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔ اور پھر یہ بھی تو سوچئے کہ جب وہ آپ کی کئی خلاف مزاج باتوں اور عادتوں کو خاموشی سے سہہ لیتی ہے تو کیا آپ اُس کی چند عادتوں پر صبر نہیں کر سکتے...؟ کیا آپ اُس کی چھوٹی چھوٹی خطاؤں پر اُسے معاف نہیں کر سکتے...؟ کیا آپ اس کی بے شمار خد متوں کا صلہ عفو و درگزر کی صورت میں نہیں دے سکتے...؟ کیا خبر یہی معافی کل بروز قیامت آپ کے گناہوں کی معافی کا سبب بن جائے۔ آئیے اس ضمن میں ایک ایمان

افروز حکایت ملاحظہ کیجئے۔

بیوی کی خطا معاف کرنے کا انعام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بیاناتِ عطارِ یہ“ حصہ دُوم کے صفحہ 164 پر ہے: ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا۔ اُسے غصہ تو بہت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غصے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروز قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے۔ چنانچہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زوجہ کی خطا مُعاف کر دی۔ انتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کر دی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کس قدر وسیع ہے کہ ایک ایسا شخص جو کثرتِ عصیاں کے سبب گرفتارِ عذاب ہونے ہی والا تھا اُس کے تمام قصور صرف اس لئے مُعاف کر دیئے گئے کہ اُس نے اپنی زوجہ کا ایک چھوٹا سا قصور مُعاف کر دیا تھا، اگر ہم میں سے ہر شخص اپنی زوجہ کی غلطیوں اور بد اخلاقیوں پر صبر کرنے لگے تو نہ صرف گھر میں چاہت و امن اور باہمی اتفاق کی فضا قائم ہو جائے

گی بلکہ نامہ اعمال میں بھی نیکیوں کا انبار لگ جائے گا۔

صبرِ ایوب علیہ السلام کی مثلِ ثواب

حُسنِ اخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی بیوی کے بُرے اخلاق پر صبر کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے حضرت ایوب علیہ السلام کے مصیبت پر صبر کرنے کی مثلِ اجر عطا فرمائے گا اور اگر عورت اپنے شوہر کے بُرے اخلاق پر صبر کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے فرعون کی بیوی آسیہ کے ثواب کی مثلِ اجر عطا فرمائے گا۔^(۱)

بہ اخلاق بیوی اور صابر شوہر

منقول ہے کہ ایک مرتبہ شیخ ابو الحسن خِرَقَانِی قُدِّسَ سَہُ الْفُؤَادِی کی ولایت کا شہرہ سُن کر مشہور فلسفی بُوعلی سینا آپ سے ملاقات کرنے کے لئے خِرَقَان پہنچا۔ جب آپ کے گھر جا کر آپ کی بیوی سے پوچھا کہ شیخ کہاں ہیں؟ تو اندر سے جواب آیا کہ تم ایک زندق (بے دین) اور جھوٹے شخص کو شیخ کہتے ہو! مجھے نہیں معلوم کہ شیخ کہاں ہیں البتہ میرا شوہر جنگل سے لکڑیاں لانے گیا ہے۔ یہ سُن کر بُوعلی سینا کو طرح طرح کے خیالات آنے لگے کہ جب آپ کی بیوی ہی اس قسم کی باتیں کرتی ہے تو نہ معلوم آپ کا کیا مرتبہ ہے۔ اگرچہ میں نے بہت تعریف سنی ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک معمولی انسان ہیں۔ پھر جب وہ آپ کو تلاش کرتے ہوئے جنگل کی

۱... کتاب الکبائر، الکبیرۃ السابعة والاربعون، ص ۲۰۶

طرف روانہ ہوا تو دیکھا کہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ شَیْرِ کی کمر پر لکڑیاں لادے تشریف لارہے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر بُو علی سینا بہت حیران ہوا اور قدم بوس ہو کر عرض کرنے لگا: حضور! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو ایسا بلند مقام عطا فرمایا ہے لیکن آپ کی بیوی آپ کے مُتَعَلِّق بہت بری باتیں کہتی ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جواب دیا کہ اگر میں ایسی بیوی کا بوجھ برداشت نہ کرتا تو پھر یہ شیر میرا بوجھ کیونکر اٹھاتا۔^(۱) (یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے بیوی کی زبان درازی پر صبر کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جنگل کے شیر کو بھی میرا اطاعت گزار بنا دیا ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسودہ محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیات مبارکہ ہم سب کے لئے مشعلِ راہ اور بہترین نمونہ ہے زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے بارے میں ہمیں آپ سے رہنمائی نہ ملی ہو حتیٰ کہ ایک مرد کو مثالی شوہر بننے کے لئے جن خصوصیات کی ضرورت ہے وہ تمام باتیں بھی آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیات مبارکہ سے سیکھی جاسکتی ہیں۔

نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی دلجوئی کیلئے ان کے ساتھ کبھی کبھار خوش طبعی بھی فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ،

1... تذکرۃ الاولیاء، ص ۳۱۱ ملخصاً

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ آپ کسی سفر میں اپنے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھیں فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں دوڑنے میں آگے نکل گئی پھر (کچھ عرصہ بعد) جب میں ذرا بھاری ہو گئی تو آپ نے دوڑ لگائی تو آپ مجھ سے آگے بڑھ گئے پھر فرمایا یہ اُس جیت کا بدلہ ہو گیا۔^(۱)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ ہے اپنی ازواجِ پاک سے اخلاق کا برتاؤ۔ ایسے اخلاق سے گھر جنت بن جاتا ہے، مسلمان یہ اخلاق بھول گئے، خیال رہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) اَلْکَرِیْمِیْن میں حضور (سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نکاح میں آئیں جب کہ حضور (عَلِیْہِ الصَّلٰوٰۃُ وَاَلْسَلَام) کی عمر شریف پچاس سال کے قریب تھی، اسقدر تفاوتِ عمر (عمر میں فرق) کے باوجود آپ کبھی نہ گھبرائیں۔ کیوں؟ اِن اخلاقِ کریمانہ کی وجہ سے۔^(۲) معلوم ہوا کہ شوہر کو اپنی زوجہ کے ساتھ موقع کی مناسبت سے خوش طبعی بھی کرنی چاہئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ یہی چیز باعثِ ثواب بھی بن سکتی ہے۔ مگر بعض لوگ بے رُخی، روکھے پن یا خشک مزاجی پر اپنی سنجیدگی کی بنیاد رکھتے ہیں اور شاید یہ سوچتے ہیں کہ ہماری اک ذرا سی مسکراہٹ یا معمولی سی خوش طبعی ہماری سنجیدگی کی عمارت کو زمین بوس کر دے گی

1... ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب فی السبق علی الرجل، ۴۲/۳، حدیث: ۲۵۷۸

2... مرآۃ المناجیح، ۹۶/۵

حالانکہ یہ ان کی خام خیالی ہے کیونکہ کبھی کبھار مزاح (خُوش طبعی) کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ حُسن اخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارکہ بھی ہے البتہ مزاح کی کثرت انسان کی ہیبت کو ختم کر دیتی ہے اور ایسی خُوش طبعی جو جھوٹ یا کسی کی دل آزاری پر مبنی ہو وہ حرام ہے۔ خُوش طبعی کے علاوہ سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاداتِ کریمہ میں سے یہ بھی ہے کہ آپ گھر کے بعض کام خود اپنے ہاتھوں سے کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ،

گھریلو کام کرنا سُنَّت ہے

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیدِ ثَنَا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سوال ہوا کہ کیا نبی کریم، رُوْفٌ رَحِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں کام کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے نعلین مبارک خود گانٹتے، اور کپڑوں میں پیوند لگاتے اور وہ سارے کام کیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔^(۱)

اس روایت میں شوہروں کے لئے گھریلو معاملات سے مُتَعَلِّق بے شمار مدنی پھول موجود ہیں۔ عموماً گھر میں شوہر کا مزاج اپنی بیوی پر حکم چلانے کا ہوتا ہے۔ معمولی کام کے لئے بھی اسے تنگ کیا جاتا ہے، حالانکہ کئی کام شوہر بہ آسانی خود بھی کر سکتا ہے لیکن ذرا سا بلنا وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے اور تو اور اگر بیوی اس کے وہ کام کر بھی دے تو سو سو خزرے کرتا، طرح طرح کے نقص نکالتا اور خواخوہ اس کے چکر

لگواتا ہے مثلاً کھانا سامنے رکھا جائے تو نمک یا مرچ مصالحے کے کم زیادہ ہونے پر تبصرہ آرائی کرنے لگتا ہے اور اگر سب برابر ہوں تو ذائقے کے بارے میں نکتہ چینی پر اتر آتا ہے اور اگر اس کی بھی گنجائش نہ ہو تو پھر اس طرح کی باتیں بناتا ہے ”وہ کیوں نہیں پکا یا؟ یہ کیوں پکا لیا؟ اس کا تو دل ہی نہیں چاہ رہا، لے جاؤ میرے سامنے سے اٹھا کر، میرے لئے ابھی ابھی فلاں چیز پکا دو“ وغیرہ وغیرہ اسی طرح اگر کپڑوں پر استری کر دی جائے تو کہتا ہے یہ والا جوڑا کیوں استری کر دیا؟ یہ نہیں پہنوں گا ابھی ابھی فلاں جوڑا استری کر دو، پانی پیش کیا جائے تو کہتا ہے میں اس گلاس میں نہیں پیوں گا کانچ کے گلاس میں لے کر آؤ، کانچ کے گلاس میں دیا جائے تو کہتا ہے اسقدر ٹھنڈا یا اتنا گرم پانی کیوں لے آئی؟ جاؤ اور اس میں دوسرا پانی ملا کر لاؤ، یوں بلاوجہ بیوی کو دوڑاتا رہتا ہے۔ اے کاش! ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں سے کچھ سیکھنے اور ان پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور گھر میں چاہت و خلوص بھرا ماحول قائم کرنے کی غرض سے حتی الامکان اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کے علاوہ اہل خانہ کا ہاتھ بٹانے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اس سے نہ صرف بیوی کے دل میں شوہر کی محبت بڑھے گی بلکہ اسے گھر میں اپنائیت کا احساس ہو گا۔ البتہ ایسا نہ ہو کہ سارے کام شوہر اپنے سر پر اٹھالے کیونکہ بلا ضرورت کیا جانے والا تعاون بیوی کو سست اور کاہل بنا سکتا ہے۔ بہر حال شوہر کو چاہئے کہ بیوی کو فقط اپنی خدمت کے فضائل ہی نہ سناتا رہے بلکہ جہاں تک ممکن ہو خود بھی بیوی کی خدمت کرے

کہ اس میں شوہر کے لئے اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا عمرؓ باض بن ساریہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلایا پھر اُسے بھی وہ حدیث پاک سنائی جو میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی۔^(۱)

گھر میں بچے کی طرح اور قوم میں مرد بن کر رہو

خلیفہ دوم امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے سخت مزاج ہونے کے باوجود فرمایا: آدمی کو اپنے گھر میں بچے کی طرح رہنا چاہئے اور جب اُس سے دینی امور میں سے کوئی چیز طلب کی جائے جو اُس کے پاس ہو تو اُسے مرد پایا جائے۔ حضرت سیدنا لقمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے فرمایا: عقل مند کو چاہئے کہ گھر میں بچے کی طرح اور لوگوں میں مردوں کی طرح رہے۔^(۲)

مذکورہ بالا روایات کی روشنی میں اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شریعت نے مرد کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ سنگ دلی اور بے حسی والا رویہ اپنانے سے منع کیا ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے لئے ایسا درخت ثابت ہو جس کے سائے میں

1... مجمع الزوائد، کتاب الزکاة، باب فی نفقة الرجل... الخ، ۳/۳۰۰، حدیث: ۴۶۵۹

2... احیاء العلوم، کتاب آداب النکاح، الباب الثالث فی آداب المعاشرة... الخ، ۵۷/۲

اسے ہر طرح کا سکون میسر آئے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ بیوی کے شرعی حقوق احسن طریقے سے ادا کرے۔ آئیے شریعت کی روشنی میں بیوی کے حقوق کا جائزہ لیتے ہیں۔ چنانچہ،

شوہر پر عورت کے حقوق

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ کی بارگاہ میں جب یہ سوال ہوا کہ شوہر پر بیوی کے کیا حقوق ہیں تو ارشاد فرمایا: نفقہ سکنی (یعنی کھانا، لباس و مکان)، مہر، حسن معاشرت، نیک باتوں اور حیاء و حجاب کی تعلیم و تاکید اور اس کے خلاف سے منع و تہدید، ہر جائز بات میں اس کی دلجوئی (عورت کے حقوق میں سے ہے) اور مردانہ خدا کی سنت پر عمل کی توفیق ہو تو ماورائے منایا شرعیہ میں اس کی ایذا کا تحمل (ت۔ حم۔ مل) کمال خیر ہے اگرچہ یہ حق زن نہیں (یعنی جن باتوں کو شریعت نے منع کیا ہے ان میں کوئی رعایت نہ دے، ان کے علاوہ جو معاملات ہیں ان میں اگر بیوی کی طرف سے کسی خلاف مزاج بات کے سبب تکلیف پہنچے تو صبر کرنا بہت بڑی بھلائی ہے۔ البتہ یہ عورت کے حقوق میں سے نہیں)۔^(۱)

زنان نفقہ واجب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیوی سے متعلق شوہر پر لاگو ہونے والے بیان کردہ حقوق میں سے بعض کا تعلق بالخصوص بیوی کی دنیوی بہتری سے ہے جبکہ بعض

کا تعلق میاں بیوی دونوں ہی کی دنیا و آخرت کی بہتری سے ہے۔ جن حقوق کا تعلق عورت کی دنیوی بہتری سے ہے وہ نفقہ، سکنی (کھانا، لباس و مکان) اور مہر ہیں اس لئے شوہر پر لازم ہے کہ وہ بیوی کے کھانے، پہننے، رہنے اور دوسری ضروریات زندگی کا اپنی حیثیت کے مطابق انتظام کرے اور یہ بات ذہن نشین رکھے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندی میرے نکاح کے بندھن میں بندھی ہوئی ہے اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن، اور تمام عزیز و اقارب سے جدا ہو کر صرف میری ہو کر رہ گئی ہے اور میرے دکھ سکھ میں برابر کی شریک بن گئی ہے لہذا شریعت کے مطابق اس کی ضروریات کا انتظام کرنا میرا فرض ہے۔ بہار شریعت میں ہے: ”اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کریگا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو (نکاح کرنا) مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔“ (۱) الغرض شوہر کو چاہئے کہ اہل خانہ پر تنگی کرنے کے بجائے رضائے الہی کے لئے دل کھول کر خرچ کرے۔ آئیے ترغیب کے لئے اہل خانہ پر خرچ سے متعلق احادیث مبارکہ میں بیان کئے گئے فضائل ملاحظہ کیجئے۔

بہار خرچ اتنا ہی اچھا

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے

۱... بہار شریعت، حصہ ہفتم، ۵/۲

تم جتنا بھی خرچ کرتے ہو اس کا اجر دیا جائے گا حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو (اس کا بھی اجر ملے گا)۔^(۱)

سب سے زیادہ اجر والا دینار

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلِینَ، رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو۔^(۲)

میران میں رکھی جانے والی پہلی چیز

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو چیز انسان کے ترازوئے اعمال میں رکھی جائے گی وہ انسان کا وہ خرچ ہو گا جو اس نے اپنے گھر والوں پر کیا ہو گا۔^(۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

1... بخاری، کتاب الجنائز، باب رثاء النبی... الخ، ۴۳۸/۱، حدیث: ۱۲۹۵

2... مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة علی العیال... الخ، ص ۴۹۹، حدیث: ۹۹۵

3... معجم الاوسط، ۳۲۸/۴، حدیث: ۶۱۳۵

نظامِ فطرت بدلنے کا انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانے پینے، اوڑھنے پہننے اور بیوی کی مناسب رہائش کا بندوبست کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کے اُن حُقوق کی ادائیگی کی طرف بھی بھرپور توجہ دینی چاہئے جو میاں بیوی دونوں ہی کی دنیا و آخرت کو سنوارنے اور بہتر بنانے والے ہیں اور وہ حُقوق یہ ہیں کہ بیوی کو اچھے رہن سہن کی تربیت اور نیک باتوں کی تعلیم دے نیز اسے حیاء و حجاب کی تاکید کرے مگر فی زمانہ شاذ و نادر ہی ایسے افراد ہوں گے جو بیوی کی دُنوی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ اُسے نیکی، حیاء اور حجاب (پردہ) کی تعلیم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہوں۔ شریعت نے شوہر کو گھر کا افسر بنا کر اسے اہل خانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے جبکہ عورت کو گھر کی چار دیواری عطا کر کے اس کی عِصْمَت و عَقَّت (پار سائی، پاکدامنی) کی حفاظت کا سامان کیا ہے۔ مگر افسوس! ہم نے احکامِ شرع پسِ پشت ڈال کر اپنی عورتوں کو بے پردہ کر کے گلیوں اور بازاروں کی زینت بنا دیا۔ شادی بیاہ کی تقریبات ہوں یا عام معمولات چادر اور چار دیواری کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ شادیوں میں تو بے پردگی کچھ زیادہ ہی عُروج پر ہوتی ہے علاوہ ازیں نا محرم رشتہ داروں سے پردے کا اہتمام بالخصوص دیور اور بھابھی کے درمیان پردے کا لحاظ تو شاید ہی کسی گھر میں کیا جاتا ہو۔ الغرض جس عورت کو گھر کی چار دیواری کی ملکہ بنایا گیا تھا اس کا حال یہ ہے کہ مردوں نے شادی بیاہ کے جہیز سے لے کر فروٹ، سبزی، گوشت اور پرچون خریدنے

تک کی ذمہ داری اس کے سر ڈال دی اور اس پر طرہ یہ کہ بچوں کو اسکول سے لانے لے جانے یا رشتہ داروں سے ملانے کے لئے بھی شوہر کے پاس تو فرصت نہیں لہذا یہ بار بھی مستقل طور پر اُس صنفِ نازک کے کندھوں پر ڈال دیا گیا۔ یوں گویا مرد کے بجائے عورت گھر کی افسر بن گئی۔ ذرا سوچئے کہ جب عورت سودا سلف یا دیگر ضروریات کے لئے دن میں کئی کئی بار گھر سے باہر جائے گی تو کیا سینکڑوں نگاہیں اس کا تعاقب نہیں کریں گی...؟ کیا خریداری وغیرہ کی وجہ سے کئی غیر محرموں سے اس کا واسطہ نہیں پڑے گا...؟ کیا اس وجہ سے میاں بیوی کے درمیان شکوک و شبہات پیدا نہیں ہونگے...؟ کیا بدگمانیوں اور الزام تراشیوں کے دروازے نہیں کھلیں گے...؟ کیا محبت ختم ہو کر دونوں کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی نہیں ہوگی...؟ ظاہر ہے جب ہم نے نظامِ فطرت کی بنیاد ہی الٹ دی تو گھر کا چین و سکون کیسے برقرار رہ سکتا ہے؟ اور اگر بالفرض یہ تمام خرابیاں نہ بھی ہوں تو کیا یہ خرابی کم ہے کہ مردوں کے کام عورت کے سپرد کر کے اور اسے گھر سے باہر نکال کر ہم نے اسے بے پردگی کی دلدل میں دھکیل دیا اور جہنم کا ایندھن بننے کے لئے چھوڑ دیا۔ یاد رکھئے! شوہر گھر کا افسر و سربراہ ہے اور ہر سربراہ کے طرح شوہر سے بھی اُس کے ماتحتوں کے بارے میں باز پرس ہوگی لہذا صرف دنیاوی ہی نہیں بلکہ دینی معاملات میں بھی اپنی اور اپنے بال بچوں کی اچھی تربیت کی طرف بھرپور توجہ دیتے ہوئے نارِ جہنم سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہئے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ تَرَجِمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! اپنی جانوں

وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَفُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِبَارَةُ عَلَيْهِمْ مَلَكَةٌ غَلَاظٌ
شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ
وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ①

اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس
کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت
کڑے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں
ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

(پ ۲۸، التحريم: ۶)



جب نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ عَرْض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اپنے اہل و عیال کو آتشِ جہنم سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟ سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اہل و عیال کو ان کاموں کا حکم دو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں اور ان کاموں سے روکو جو رب تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔^(۱)

نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے، اُس سے اُس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے۔ آدمی اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اُس سے اُس کے اہل و عیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اُس سے اُن کے بارے میں پوچھا

1... درمنثور، پ ۲۸، التحريم، تحت الآیة: ۶، ۸/۲۲۵

(۱) جائے گا۔

لہذا شوہر کو چاہئے کہ اپنے منصب کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام تر فرائض منصبی کو بخوبی انجام دے، خود بھی برائیوں سے بچے اور حتی المقدور اپنے بیوی بچوں کو بھی گناہوں کی آلودگی سے دور رکھے بالخصوص آج کل بے پردگی و بے حیائی کا جو سیلاب امنڈ آیا ہے اُس سے اپنے گھر والوں کو بچائے ورنہ دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ اپنے رسالے ”باحیا نوجوان“ کے صفحہ نمبر 21 پر تحریر فرماتے ہیں: جو لوگ باوجود قدرت اپنی عورتوں اور محارم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ دیوث ہیں، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْہِمْ الْجَنَّةَ مَدَّ مِنْ الْخَبْرِ وَالْعَاقِبُ وَالذَّيْثُ الَّذِي يَقْرِئُ فِيْ اَهْلِہِ الْخَبَثَ^(۲) یعنی تین شخص ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت حرام فرمادی ہے ایک تو وہ شخص جو شراب کا عادی ہو، دوسرا وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے، اور تیسرا وہ دیوث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔

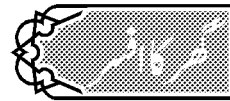
دیوث کسے کہتے ہیں؟

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اَسْ حَدِیْثِ پاک کے

1... بخاری، کتاب العتق، باب کراهة التطاول... الخ، ۱۵۹/۲، حدیث: ۲۵۵۲

2... مسند امام احمد، ۳۵۱/۲، حدیث: ۵۳۷۲

الفاظ ”وہ دُیُوْث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے“ کے تحت فرماتے ہیں: بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں خَبْث سے مراد زنا اور اسبابِ زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچوں کے زنا یا بے حیائی، بے پردگی، اجنبی مردوں سے اختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیاء دُیُوْث ہے۔^(۱) معلوم ہوا کہ باوجود قدرت اپنی زوجہ، ماں، بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں، مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتے داروں، غیر محرم ملازموں، چوکیداروں، ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردگی سے منع (مَنْ رَغ) نہ کرنے والے سخت اُحْمَق، بے حیا، دُیُوْث، جنت سے محروم اور جہنم کے حقدار ہیں۔ لہذا اب بھی وقت ہے کہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے گھر والوں کو برائیوں کے سیلاب میں بہنے سے بچا لیجئے اس سے پہلے کہ پانی سر سے بلند ہو جائے اور آپ کفِ افسوس ملتے رہ جائیں۔ آئیے اس بات کا عہد کیجئے کہ ہم خود بھی شرعی احکام کی پابندی کریں گے اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کا پابند بنائیں گے نیز اپنے گھر میں مدنی ماحول قائم کر کے اُسے سنتوں کا گہوارہ بنائیں گے۔



یاد رکھئے! گھر ایک ادارے کی طرح ہے اور جس طرح دنیا کا کوئی بھی ادارہ

سربراہ کے بغیر نہیں چلتا، کوئی نہ کوئی افسر ضرور ہوتا ہے جو سب کی نگرانی کرتا ہے اور اگر کوئی اپنی حدود سے تجاوز کرے یا اپنی ذمہ داری ادا نہ کرے تو بقدر ضرورت سختی بھی کرتا ہے۔ اسی طرح گھر کے ادارے کا سربراہ اور افسر شوہر کو بنایا گیا ہے جبکہ بیوی اور بچوں کو اس کا ماتحت کیا گیا ہے۔ افسر ہونے کی حیثیت سے شوہر کو جہاں بیوی بچوں کے کھانے پینے، اوڑھنے پہننے، اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے وہیں اسے کچھ زائد اختیارات بھی دیئے گئے ہیں۔ البتہ اس پر لازم ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے شریعت کے مطابق اپنی بیوی سے برتاؤ کرے اور اگر وہ سرتابی کرے تو شرعی احکامات کی روشنی میں باہمی معاملات حل کرے اور اسے راہِ راست پر لانے کی کوشش کرے۔ چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ تَرْجِيَهُ كُنُزُ الْاِيْمَانِ: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس
بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر
وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر
فَمَا لَصَالِحُ قُنْتُمْ حِفْظُ اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں ادب
لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَالَّتِي وَالیاں ہیں غاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس
تَخَافُونَ نُشُوزَ هُنَّ فِعْظُو هُنَّ طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں
وَأَهْجُرُو هُنَّ فِي الْمَصَاجِعِ کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور
وَأَضْرِبُو هُنَّ فَإِنْ أَطَعَكُمْ ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے

فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۚ إِنَّ
اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا كَبِيرًا ﴿۳۴﴾

حکم میں آجائیں تو اُن پر زیادتی کی کوئی راہ نہ
چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے۔

(پ ۵، النساء: ۳۴)

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس آیت کے تحت
فرماتے ہیں: مرد یا خاوند عورتوں یا بیویوں کے افسر حاکم مقرر کئے گئے ہیں، بیویاں ان
کی ماتحت، اس کی دوجہ ہیں: ❀ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر بزرگی
دی ہے کہ نبوت، خلافت، قضاء، حدود میں گواہی، جہاد وغیرہ مردوں کو ہی بخشے،
انہیں کامل عقل، کامل دین بنایا۔ عورتوں کی عقل ناقص رکھی، دین بھی کہ مالی
معاملات میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر قرار دی، عورتیں بحالت حیض و
نفاس نماز، تلاوت قرآن، روزے وغیرہ سے محروم، مرد یہ کام ہمیشہ کرتے ہیں۔
❀ دوسرے یہ کہ مردوں نے عورتوں پر مال خرچ کئے ہیں کہ عورت کا مہر، خرچہ
کفن و دفن خاوند کے ذمہ ہے، مرد کا مہر خرچہ وغیرہ عورت کے ذمہ نہیں، اور قاعدہ
ہے کہ خرچ دینے والا خرچ لینے والے کا حاکم ہوتا ہے۔ پس نیک کار، نیک بخت بیویاں
اپنے رب کی مطیع ہوتی ہیں۔ خاوند کی پس پشت حفاظت کرتی ہیں کہ اپنی عصمت،
خاوند کا مال، اولاد وغیرہ ضائع نہیں کرتیں کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ رب تعالیٰ نے ہر
طرح ان کی حفاظت فرمائی ان پر پردہ فرض فرما کر ان کی عزت و عصمت محفوظ کر دی
(اور) خاوند کے ذمہ اُن کا خرچہ وغیرہ مقرر فرما کر انہیں در بدر پھرنے سے بچالیا کہ
کمائیں مرد، کھائیں اور خرچ کریں عورتیں۔

مزید فرماتے ہیں: جن بیویوں کی نافرمانی کا تم کو خطرہ ہو تو فوراً طلاق کا ارادہ نہ کر لو، بلکہ اولاً انہیں سمجھاؤ اس پر بھی باز نہ آئیں تو انہیں گھر میں رکھتے ہوئے ان سے کلام سلام، پیار محبت وغیرہ چھوڑ دو اس پر بھی باز نہ آئیں تو انہیں اصلاح کی غرض سے معمولی مار مارو مگر اطاعت کر لینے پر ان پر سختی کے لیے بہانے نہ تلاش کرو بلکہ محبت و پیار سے برتاؤ کرو۔ یہ جان لو کہ تم عورتوں کے حاکم ہو (تو) اللہ تعالیٰ تمہارا حاکم، تم پر قابو رکھنے والا ہے، جب وہ تمہاری خطائیں بخشتا ہے تو تم بھی اپنے ماتحتوں کے جرم بخشو۔ (بہر حال) خاوند حاکم ہے، بیوی اس کی ماتحت، خاوند گھر کا بادشاہ ہے، بیوی گھر کی وزیر، لہذا جو عورت و مرد کو برابر کہے یا عورت کو مرد سے افضل مانے وہ قدرت کا مقابلہ کرتا ہے۔ آج یورپین اقوام نے عورت و مرد میں برابری کی ہے مگر انہیں جو مصیبتیں بھگتنا پڑ رہی ہیں، اسے خود ہی جانتے ہیں کہ سال میں لاکھوں طلاقیں ہوتی ہیں، بات بات پر طلاق، گھر صحیح معنی میں آباد نہیں، (کیونکہ) ملک میں دو برابر کے حاکم نہ چاہئیں، (جب) آسمان پر سورج ایک، درخت کی جڑ ایک، انسان کا دل ایک، تو چاہئے کہ گھر کا حاکم اعلیٰ بھی ایک ہی ہو۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیت مبارکہ اور اس کی تفسیر میں میاں بیوی کی زندگی پر مسرت بنانے کے لئے نہایت اہم مدنی پھول بیان کئے گئے ہیں۔ واقعی اگر بیوی اپنے شوہر کی برابری کرنے کے بجائے اللہ عزوجل کے فیصلے کے

مطابق شوہر کی برتری تسلیم کرے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور دوسری طرف شوہر اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بیوی کے حقوق ادا کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑے تو کافی حد تک لڑائی جھگڑوں کا سد باب ہو سکتا ہے۔ گھر کا افسر و حاکم ہونے کی حیثیت سے شوہر کو یہ بات مد نظر رکھنی چاہئے کہ اگر بیوی نافرمانی کرتی ہے تو فوراً اسے مارنے یا طلاق کا پروانہ دے کر رخصت کرنے کے بجائے اس معاملے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے مطابق حل کرے۔ سب سے پہلے اسے اچھے طریقے سے سمجھائے اگر نہ سمجھے تو بستر الگ کر کے ناراضی کا اظہار کرے پھر بھی باز نہ آئے تو شریعت نے گھر ٹوٹنے سے بچانے کے لئے معمولی طریقے سے مارنے کی اجازت دی ہے۔ یاد رہے کہ مارنے کی اجازت دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شوہر بیوی پر خونخوار بھیڑیے کی طرح حملہ آور ہو جائے اور مار مار کر اس کی ہڈی پسی ایک کر کے ظلم و ستم کی ساری حدیں پار کر جائے یقیناً ایسا کرنا سراسر خواہشات نفسانی کی پیروی ہے۔ آئیے! شریعت کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کون سی صورتیں ہیں جس میں بیوی کو مارنے کی اجازت ہے۔

بیوی کو کون کون سے صورتوں میں مارنے کی اجازت ہے؟

فتاویٰ قاضیخان میں ہے کہ چار وجوہات کی بنا پر بیوی کو مارنا شوہر کے لئے جائز ہے:

1. شوہر (اپنے لئے) بناؤ سنگھار کرنے کا حکم دے مگر عورت نہ کرے۔
2. شوہر صحبت کرنا چاہے اور وہ نہ کرنے دے جبکہ شرعی مجبوری بھی نہ ہو۔

3. نماز نہ پڑھے یا جنابت و حیض کے بعد غسل نہ کرے کیونکہ یہ بھی نماز نہ پڑھنے جیسا ہی ہے۔

4. مہر کی ادائیگی کے باوجود وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے چلی جائے۔^(۱)

بیوی کو نہ مارنا افضل ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ چاروں چیزوں کا تعلق براہِ راست اللہ ربُّ العالمین اور شوہر کے حق سے ہے اس لئے ان اہم امور کے حصول کیلئے جب اور کوئی تدبیر کارگر نہ ہو تو شوہر کو مارنے کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر افسوس! آج کل معاشرے میں شاید ہی کوئی ایسا شوہر ہو گا جو ان اہم امور کو چھوڑنے پر بیوی کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہو۔ بلکہ یہاں تو سالن میں نمک مرچ کم یا زیادہ ہو جائے، کھانا دیر سے ملا، کپڑے استری نہ ہوئے، لباس اچھی طرح نہ دُھلا، پانی لانے میں دیر ہو گئی یا ٹھنڈا نہ تھا، گھر کی صفائی میں کچھ کوتاہی ہو گئی یا ساس و نندوں نے جھوٹی سچی شکایت لگا دی تو مار مار کر اس کا برا حشر کر دیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ اگر بیوی سے واقعی ایسا قصور ہو بھی جائے جس میں خود شریعت نے مارنے کی اجازت دی ہے تو وہاں بھی مارنا صرف جائز ہے واجب نہیں البتہ نہ مارنا افضل ہے۔ چنانچہ،

تفسیر کبیر میں ہے کہ امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مارنا مباح ہے لیکن نہ مارنا افضل ہے۔ البتہ اگر مارے تو اتنا نہ مارے کہ ہلاکت تک پہنچا دے بلکہ

1... فتاویٰ قاضی خان، کتاب النکاح، فصل فی حقوق الزوجیۃ، ۱/۲۰۳

بدن پر الگ الگ مقام پر مارے ایک ہی جگہ نہ مارے اور چہرے پر مارنے سے بچے۔
 بٹے ہوئے رومال یا ہاتھ سے مارے، کوڑا اور ڈنڈا استعمال نہ کیا جائے الغرض ہلکے سے
 ہلکا طریقہ اختیار کیا جائے۔ امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: اللہ
 تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلے بیویوں کو سمجھانے کا حکم دیا پھر بستروں سے علیحدگی
 کو بیان کیا اور آخر میں مارنے کی اجازت دی تو یہ اس بات پر صراحتہ تنبیہ ہے کہ نرمی
 سے غرض حاصل ہو جائے تو اسی پر اکتفا لازم ہے سختی اختیار کرنا جائز نہیں۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر افسوس ہے ان لوگوں پر جو شریعت
 کی دی گئی اجازت سے تجاوز کرتے ہوئے اپنی بیویوں کو ظلما مارتے ہیں، چھوٹی چھوٹی
 باتوں پر جب دل چاہتا ہے بے دریغ پیٹتے ہیں، بیوی قدموں میں گر کر معافی مانگتی رہ
 جاتی ہے مگر انہیں ذرا رحم نہیں آتا۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک تو صنفِ
 نازک پر ظلم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں اور پھر اسے مردانگی اور بہادری سمجھا جاتا
 ہے۔ کمزور عورت پر اپنی طاقت کا اظہار کرنے والے کان کھول کر سن لیں کہ
 روزِ حشر خداوندِ قہار و جبار کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ اگر وہاں اس مظلومہ نے
 تڑپ کر آپ کے دُنیا میں کئے جانے والے ظلم و ستم کے خلاف فریاد کر دی تو بتائیں
 کیا کریں گے؟ لہذا ابھی وقت ہے توبہ کر لیں، اگر ظلم کیا ہے تو معافی مانگ کر راضی
 کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ بروزِ قیامت سخت مشکل میں پھنس جائیں کیونکہ اُس روز ہر

۱۔۔۔ التفسیر الکبیر، پ ۵، النساء، تحت الآية: ۳۴، ۷/۲ ملخصاً

ظالم کو اپنے ظلم کا حساب دینا ہو گا بلکہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں ایسے بد نصیبوں کی نیکیاں مظلوموں کو دے دی جائیں گی اور نیکیاں نہ ہونے یا ختم ہو جانے کی صورت میں مظلوموں کے گناہ ان کے سر ڈال دیئے جائیں گے۔ چنانچہ،

ظالم کا انجام

حضرت سیدنا مسلم بن حجاج قشیری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّابِ اپنے مشہور مجموعہ حدیث ”صحیح مسلم“ میں ایک حدیث پاک نقل کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، شفیع روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُغْلَس کون ہے؟ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم و سامان نہ ہو وہ مُغْلَس ہے۔ فرمایا: میری اُمت میں مُغْلَس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اسے گالی دی، اُس پر شہمت لگائی، اُس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا۔ تو اُس کی نیکیوں میں سے کچھ اُس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو، پھر اگر اُس کے ذمے جو حقوق تھے اُن کی ادائیگی سے پہلے اُس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو اُن مظلوموں کی خطائیں لے کر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اُسے آگ میں پھینک دیا جائے۔^(۱)

ایذا کا بدلہ

حضرت سیدنا یزید بن شجرہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر

۱... مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب تحريم الظلم، ص ۱۳۹۲، حدیث: ۲۵۸۱

کے کنارے ہوتے ہیں اسی طرح جہنم کے بھی کنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خچروں جیسے بچھو رہتے ہیں۔ اہل جہنم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا کناروں سے باہر نکلو وہ جوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کھلی مسلط کر دی جائے گی وہ اس قدر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جھڑ جائے گا اور صرف ہڈیاں رہ جائیں گی، پکار پڑے گی: اے فلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس ایذا کا بدلہ ہے جو تو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔^(۱)

ظلم کی سزا کیلئے

شیخ طریقت امیر اہلسنت اپنے رسالے ”ظلم کا انجام“ کے صفحہ 22 پر فرماتے ہیں: ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُسوۂ حسنہ کے ذریعے ہم غلاموں کو خُفُوقُ الْعِبَاد کا خیال رکھنے کی جس حسین انداز میں تعلیم دی ہے اُس کی ایک رِقت انگیز جھلک ملاحظہ فرمائیے۔ چُنانچہ،

میٹھے میٹھے آقا کی مَدَنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وفاتِ ظاہری کے وقت اجتماعِ عام میں اعلان فرمایا: اگر میرے ذمے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان و مال اور آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو میری جان و مال اور آبرو حاضر ہے،

1... الترغیب والترہیب، ۲/ ۲۸۰، حدیث: ۵۶۳۹

اس دنیا میں بدلہ لے لے۔ تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا یہ میری شان نہیں۔ مجھے یہ امر بہت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذمے ہے تو وہ مجھ سے وصول کر لے یا مجھے مُعاف کر دے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس شخص پر کوئی حق ہو اسے چاہئے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہوگی اس لئے کہ دنیا کی رُسوائی آخرت کی رُسوائی سے بہت آسان ہے۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اب تک ظلم و ستم کا معاملہ رہا ہے یا کبھی کوئی زیادتی کی ہے تو فوراً سے پیشتر ہر قسم کی شرم بالائے طاق رکھتے ہوئے معافی مانگ لیجئے اور خوش اُسلوبی کے ساتھ اس کے حقوق کی ادائیگی کا ذہن بنائیے کہ اسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔ یاد رہے کہ بیوی شوہر کی تمام توقعات پر پورا اترے یہ ضروری نہیں لہذا اگر بیوی میں چند ایک عادتیں خلافِ مزاج اور اشتعال انگیز ہوں بھی تو اس کی بہت سی پسندیدہ عادتوں کو پیشِ نظر رکھ کر ان کا لحاظ کرتے ہوئے ناپسندیدہ عادتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے نیز بیوی کے ذریعے حاصل ہونے والے کثیر منافع کی رعایت کرتے ہوئے اخلاقی طور پر اسے مارنے سے گریز ہی کرنا چاہئے۔ یاد رکھئے کہ بیوی کے ساتھ اچھا یا بُرا سلوک کرنا انسان کے اچھے یا بُرے ہونے کا پتا دیتا ہے۔ بہر حال بیوی کو سُدھارنے اور سیدھا کرنے کی آڑ میں اس پر ظلم و ستم کے

1... تاریخ ابن عساکر، الفضل بن العباس بن عبد المطلب، ۴۸/۳۲۳ ملخصاً

پہاڑ توڑنے والوں کو اپنی اس غلط اور نقصان دہ روش کو چھوڑ کر ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا چاہئے۔

اگر اختلاف برزے تو کیا کرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ ہر شخص کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے گھر میں ہمیشہ خوشیوں کی فراوانی رہے اور کبھی کوئی غم نہ آئے لیکن بسا اوقات نہ چاہتے ہوئے بھی میاں بیوی میں سے کسی ایک یا دونوں کی آنا کے سبب معمولی باتیں بھی جھگڑوں اور فسادات کا روپ دھار لیتی ہیں حتیٰ کہ نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ اگر خدا نخواستہ کبھی میاں بیوی کے درمیان اس طرح کا اختلاف یا کشیدگی پیدا ہو بھی جائے تو دونوں کو نہایت سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے نرمی، برداشت، درگزر، معاملہ فہمی اور باہمی سمجھوتے سے کام لیتے ہوئے اپنی اپنی آتش غضب کو بجھانے کی کوشش کرنی چاہئے بالخصوص شوہر پر لازم ہے کہ طلاق دینے میں ہر گز ہر گز جلدی نہ کرے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بے سوچے سمجھے طلاق دے بیٹھے اور جب دماغ سے غصے کا خمار اترے تو دامن میں حسرت و پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہ رہے۔ آئیے اس ضمن میں دارالافتاء اہلسنت کی طرف سے طلاق سے متعلق کچھ اہم باتیں اور شرعی مسائل ملاحظہ کیجئے۔

طلاق سے متعلق منید مدنی پیرول

✽ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”حلال چیزوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔“^(۱)

❁ کسی معقول شرعی سبب کے بغیر طلاق دینا اسلام میں سخت ناپسندیدہ اور ناجائز و گناہ ہے جبکہ طلاق کے کثیر معاشرتی نقصانات اس کے علاوہ ہیں لہذا حتی الامکان طلاق دینے سے بچنا چاہئے۔ ❁ میاں بیوی کے درمیان اگر ناچاقی ہو جائے تو تعلقات دوبارہ بہتر بنانے کے لئے قرآن کریم کے پارہ نمبر 5 سورة النساء کی آیت 33 اور 34 میں بیان کردہ ہدایات پر عمل کرتے ہوئے آپس میں صلح کی کوشش کرنی چاہئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر بیوی کی طرف سے کوئی ناروا رویہ ہے تو شوہر بیوی کو اچھے انداز میں سمجھائے اور اگر اس سے بھی معاملہ حل نہ ہو تو شوہر چند دنوں کے لئے بیوی کو گھر میں رکھتے ہوئے اس سے اپنا بستر جدا کر لے اور مقصد یہ ہو کہ طلاق کے نتیجے میں گزاری جانے والی تنہا زندگی کا ایک نمونہ سامنے آجائے، قوی امکان ہے کہ اس تصور ہی سے دونوں سبق حاصل کر کے آپس میں صلح کر لیں ❁ پھر اگر یوں بھی صلح نہ ہو سکے تو شوہر کو بیوی کی مناسب سختی کے ذریعے تادیب کی بھی اجازت ہے اور یہ طریقہ اختیار کرنا بھی بہت مفید ہے کہ دونوں جانب سے معاملہ فہم اور سمجھدار افراد کو حکم و مُنصف (یعنی فیصلہ کرنے والا) بنالیا جائے تاکہ وہ ان میں صلح کروادیں یہ صلح کروانے والے افراد اگر اچھی نیت اور جذبہ کے ساتھ حکمت بھرے انداز میں صلح کی کوشش کریں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ زوجین کے

1... ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی کراہیۃ الطلاق، ۳۷۰/۲، حدیث: ۲۱۷۸

مابین اتفاق پیدا فرمادے گا۔ ❀ میاں بیوی کے باہمی جھگڑے کا حل یہ نہیں کہ فوراً طلاق دیکر معاملے کو ختم کر دیں اور بعد میں افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے۔ البتہ اگر باہمی تعلقات کی خرابی اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ میاں بیوی سمجھتے ہوں کہ اب وہ ایک دوسرے کے شرعی حقوق ادا نہیں کر پائیں گے اور طلاق ہی آخری حل ہے تو پھر شوہر اسلام کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق طلاق دے۔ ❀ وہ طریقہ یہ ہے کہ شوہر بیوی کو اُس کی پاکی کے اُن دنوں میں کہ جن میں اس نے بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کئے ہوں ایک طلاقِ رَجعی اِن الفاظ سے دیدے ”میں نے تجھے طلاق دی“ پھر شوہر اسے چھوڑ دے حتیٰ کہ عِدَّت مکمل ہو جائے اور عورت نکاح سے باہر ہو جائے۔ ❀ یاد رکھیں ایک طلاقِ رَجعی دینے سے بھی عِدَّت گزرنے پر مرد و عورت میں جدائی ہو جاتی ہے اور یہ سمجھنا کہ تین طلاق کے بغیر ایک دوسرے سے خلاصی نہیں ہوتی سراسر غلط ہے ❀ خود زبانی طلاق دینی ہو یا خود لکھنی ہو یا اسٹام پیپر والوں سے لکھوانی ہو، بہر حال ایک ہی لکھیں اور لکھوائیں، اسٹام پیپر والے ہزار کہیں کہ تین لکھنے سے کچھ نہیں ہوتا، ان کی بات کا ہرگز اعتبار نہ کریں اور انہیں ایک ہی لکھنے پر مجبور کریں ❀ ایک طلاقِ رَجعی کا بطورِ خاص اِس لئے کہا گیا ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی دینا گناہ اور خلافِ شریعت ہے نیز اس صورت میں رُجوع کی مہلت بھی ختم ہو جاتی ہے جبکہ ایک طلاقِ رَجعی دینے کی صورت میں دورانِ عِدَّت بغیر نکاح کے اور بعدِ عِدَّت نکاح کے ساتھ رُجوع کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ اگرچہ رُجوع کی یہ

گنجائش دو (2) رجعی طلاق دینے میں بھی ہے لیکن دو طلاقیں اکٹھی دینا بھی گناہ ہے۔ ❀ آج کل طلاق دینے والے اکثر لوگ دین سے دوری، شرعی احکام سے لاعلمی، غصے کی عادت اور جذباتی پن میں مبتلا ہو کر معمولی سی بات پر ایک ساتھ تین طلاقیں دے بیٹھتے ہیں اور پھر ہوش آنے پر انتہائی نادم و پشیمان ہوتے ہیں، پھر کبھی اپنے ماضی کو یاد کرتے ہیں اور کبھی بچوں کے مستقبل کو روتے ہیں اور بسا اوقات شیطان کے بہکانے میں آکر گھر بچانے کیلئے مختلف حیلے بہانے تراشتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ تین طلاقیں اکٹھی دینا گناہ ہے لیکن اگر کوئی تین طلاقیں دے تو تینوں ہی واقع ہو جاتی ہیں خواہ ایک مجلس میں دے یا زیادہ مجلسوں میں اور ایک لفظ سے تین طلاق دے یا تین لفظوں سے، بہر صورت تینوں طلاقیں ہو جاتی ہیں لہذا مسلمانوں کی خیر خواہی کے پیش نظر یہ مشورہ پیش خدمت ہے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان باہمی اتفاق کی کوئی صورت نہ بن سکے اور طلاق دینے کی کوئی نوبت آجائے تو اسلامی ہدایت کے مطابق طلاق دی جائے جس کا طریقہ اوپر بیان ہو گیا ہے اور مزید آسانی کیلئے جداگانہ وضاحت سے دوبارہ بیان کیا جا رہا ہے۔

طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ

طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ عورت کی پاکی کے وہ ایام جن میں شوہر نے اس سے صحبت نہ کی ہو، ان ایام میں صرف ایک بار اس سے کہے: ”میں نے تجھے طلاق دی“ اس کے بعد بیوی کو چھوڑے رکھے اور اس سے بالکل

علیحدہ رہے یہاں تک کہ اس کی عِدّت گزر جائے۔ اختتامِ عِدّت پر وہ نکاح سے خارج ہو جائے گی۔ اس طرح طلاق دینے سے فائدہ یہ ہو گا کہ کل کو اگر دونوں دوبارہ ایک ساتھ زندگی بسر کرنا چاہیں تو دورانِ عِدّت بغیر نکاح کے اور عِدّت کے بعد بغیر حلالہ صرف نکاح کے ذریعہ رجوع ہو جائے گا۔ ❀ طلاق کا کوئی بھی مسئلہ اپنی اُٹکل (یعنی سمجھ) سے حل کرنے کے بجائے دارالافتاء سے رجوع کیجئے۔

گھر امن کا گہوارہ کیسے ہے؟

شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۶ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۸ھ، ۱۷ دسمبر ۲۰۰۷ء بروز پیر شریف ایک اسلامی بھائی اور اُن کے بچوں کی امی کو گھریلو ناچاقی کے علاج کے لئے نصیحت کے مدنی پھول عنایت فرمائے (جن میں ضرورتاً کہیں کہیں ترمیم کی گئی ہے)۔ ان مدنی پھولوں پر عمل کر کے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کو حقیقی معنوں میں امن کا گہوارہ بنایا جاسکتا ہے آئیے ان مدنی پھولوں کو ملاحظہ کیجئے۔

شادی شدہ اسلامی بھائیوں کیلئے ۱۹ مدنی پھول

- ۱ اس میں کوئی شک نہیں کہ شوہر اپنی زوجہ پر حاکم ہے تاہم انصاف سے کام لینا ضروری ہے کہ حاکم سے مراد سیاہ سفید کا مالک ہونا نہیں ہے۔
- ۲ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اُس کی نفسیات کو پزکھ کر اسکے ساتھ برتاؤ کیجئے۔ اگر اپنی سوچ کے معیار پر اس کو تو لیں گے تو گھر چلنا بہت دُشوار ہے۔

3 عورت عموماً ناقص العقل ہوتی ہے، 100 فیصد آپ کے معیار پر پوری اترے یہ توقع رکھنا بیکار ہے، لہذا اُس کی کوتاہیوں کو نظر انداز کر کے اُس پر مزید احسانات کیجئے۔

4 لاکھ غلطیاں کرے، منہ چڑھائے، بڑبڑائے، اگر آپ گھر آباد رکھنا چاہتے ہیں تو اُس کے ساتھ اُس وقت تک نرمی سے پیش آنے کا ذہن بناتے رہئے جب تک شریعت سختی کی اجازت نہ دے۔

5 اگر عورت ٹیڑھی چلتی رہی اور آپ صبر کرتے رہے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اجر و ثواب کا آخرت میں انبار دیکھیں گے۔ دو جہاں کے تاجور، سلطان، بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان رُوح پرور ہے: کَاطِلُ اِیْمَانٍ وَالْوَلُوں مِیْلِ سَہِ وَہ بَہی ہِے جو عمدہ اخلاق والا اور اپنی زوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نرم طبیعت والا ہے۔⁽¹⁾

6 اگر بیوی آپ کے مَن پسند کھانے نہیں پکا پاتی تو صبر کیجئے۔ محض نفس کی معمولی لذت کی خاطر بلا اجازت شرعی اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا، مار دھاڑ پر اتر آنا بربادی آخرت کا باعث بن سکتا ہے۔

7 جس طرح عام مسلمانوں کی دل آزاری حرام ہے اُسی طرح بلا مصلحت شرعی بیوی کی دل آزاری میں بھی جہنم کی حقاری ہے۔

8 اگر کبھی غصہ آجائے اور زوجہ پر ناحق زبان چل جائے یا بلا مصلحت شرعی ہاتھ اٹھ جائے تو توبہ بھی واجب اور تلافی بھی لازم۔ شرمانے اور اپنی کسر شان سمجھنے

1... ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی حق الزوج... الخ، ۲/۳۸۶، حدیث ۱۱۶۵

کے بجائے نہایت لجاجت و ندامت کے ساتھ اس طرح اُس سے معذرت کیجئے کہ اُس کا دل صاف ہو جائے اور وہ واقعی معاف کر دے۔ رسمی طور پر SORRY بول دینا کافی نہ ہو گا اور نہ ہی اس طرح حق العبد سے یقینی خلاصی ہوگی۔ جیسا جرم ویسی معافی تلافی۔

9 کبھی آپ کی پکار پر جواب نہ ملے تو بے تحاشا برس پڑنا سفلہ پن (کم ظرفی) ہے، حسن ظن سے کام لیجئے کہ بے چاری نے سنا نہ ہو گا یا کوئی اور مجبوری مانع ہوئی ہوگی۔

10 کبھی کپڑے کی استری نہ ہوئی، کھانے میں نمک مرچ کم و بیش ہوا، تازہ کھانا پکا کر نہ دیا، دوسرے دن کا گرم کر کے یا ٹھنڈا ہی رکھ دیا، برتن برابر نہ دھل پائے تو جارحانہ انداز سے حکم چلانے اور ڈانٹ پلانے کے بجائے نرمی سے تنہیم (یعنی سمجھانا)، اِز دِیادِ حُب (یعنی محبت میں اضافے) کا باعث ہوگی۔ نفس و شیطان کی چالوں کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، نفرتیں مت بڑھائیے۔

11 زبان سے بتانے میں غصہ آجاتا ہو اور بات بگڑ جاتی ہو تو اگر فریقین ایسے موقع پر ایک دوسرے کو تحریری طور پر سمجھانے کا معمول بنائیں تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھگڑے کی نوبت نہیں آئے گی۔

12 ہوٹل یا بازار کی غذا کی مانند لذیذِ اغذیہ (غذائیں) بنانے کا زوجہ سے بالجبر مطالبہ کرنا نفس کی پیروی اور اس کے نہ بنانے پر طنز و مزاح، طعن و تشنیع اور زبردستی کی دل آزاری کرنا شیطان کی خوشی کا سامان ہے۔

13 اپنی والدہ وغیرہ کی شکایت پر بغیر شرعی ثبوت کے زوجہ کو جھاڑنا یا مارنا وغیرہ ظلم ہے اور ظالم جہنم کا حقدار۔ خاتم المرسلین، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ظلم جہنم میں لے جانے والا ہے۔^(۱)

14 اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا باعثِ سعادت اور عظیم سنت ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سلطانِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے کپڑے خود سی لیتے اور اپنے نعلین مبارکین گانٹتے اور وہ سارے کام کرتے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔^(۲)

15 چھوٹی چھوٹی باتوں پر بیوی کو حکم دینا مثلاً یہ اٹھا دو، وہ رکھ دو، فلاں چیز ڈھونڈ کر لا دو وغیرہ سے بچنا اور اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر لیا کرنا گھر کو اَمْن کا گہوارہ بنانے میں مدد دیتا ہے۔

16 اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بیوی کو نیند سے جگا دینا، کام کاج اور جھاڑ پونچھ کے دوران، آٹا گوندھتے ہوئے، نیز در دسر، نزلہ یا دیگر بیماریوں کے ہوتے ہوئے اُن کو کام کے آرڈر دیئے جانا گھر کے ماحول کو خراب کر سکتا ہے۔ جس طرح آپ کو نیند پیاری ہے، سُستی ہوتی ہے، موڈ آف ہوتا ہے اسی طرح کے عوارض عورت کو بھی درپیش ہوتے ہیں بلکہ مرد کے مقابلے میں عورت کو نیند زیادہ آتی ہے نیز اس کو بھی غصہ آسکتا ہے لہذا مزاج شناسی کی عادت ڈالنے۔

1... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الحیاء، ۴۰۶/۳، حدیث: ۲۰۱۶

2... کنز العمال، کتاب الشمائل، قسم الاقوال، الجزء السابع، ۶۰/۴، حدیث: ۱۸۵۱۴

17 فریقین میں سے اگر ایک کو غصہ آجائے تو دوسرے کا خاموش رہنا بہت ضروری ہے کہ غصے کا غصے سے ازالہ بسا اوقات خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

18 باورچی خانے میں مصروفیت کے دوران بیوی کو اس طرح تنقید کا نشانہ بنانا کہ آلو تراشنا نہیں آتا، ٹماٹر کاٹنے کا ڈھنگ نہیں، آذرک کیا اس طرح کاٹتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ بہت ہی تکلیف دہ اور باعثِ نفرت ہوتا ہے۔ عقلمند وہی ہے جو بیوی کی جائز طور پر حوصلہ افزائی کرتا رہے اور اپنا کام نکالتا رہے۔

19 میاں بیوی کا بچوں کے سامنے لڑنا جھگڑنا ان کے اخلاق کیلئے بھی تباہ کن ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے عطا کردہ یہ مدنی پھول نہایت اہمیت کے حامل ہیں جن پر عمل کر کے شوہر گھر کو امن کا گہوارہ بنا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سنتوں بھرے بیانات بھی گھر میں مدنی ماحول قائم کرنے اور لڑائی جھگڑوں کو جڑ سے اکھاڑنے میں نہایت مفید و معاون ہیں آئیے اس ضمن میں ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے۔

سایاں بیوی میں مسئلہ کاردار

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ طویل عرصے سے میری زوجہ اور والدہ یعنی ساس بہو میں خوب ٹھنی ہوئی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ زوجہ رُوٹھ کر میکے جا بیٹھی۔ میں سخت پریشان تھا اور سمجھ میں نہیں آتا تھا

کہ اس مسئلے کو کیسے حل کروں۔ اتنے میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے کی VCD ”گھرا من کا گہوارہ کیسے بنے؟“ میرے ہاتھ آئی۔ موضوع دیکھا تو بڑی امید کے ساتھ یہ VCD خود بھی دیکھی اور اپنی والدہ محترمہ کو بھی دکھائی اور ایک VCD اپنے سسرال بھی بھیج دی۔ میری والدہ کو یہ VCD اتنی پسند آئی کہ انہوں نے اسے دوبار دیکھا اور حیرت انگیز طور پر مجھ سے فرمانے لگیں: چل بیٹا! تیرے سسرال چلتے ہیں۔ میں نے سکون کا سانس لیا کہ لگتا ہے جو کام میں بھرپور انفرادی کوشش کے باوجود نہ کر سکا میرے پیر و مرشد امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے میٹھے میٹھے انداز گفتگو نے کر دیا ہے۔

میرے سسرال پہنچ کر والدہ صاحبہ نے بڑی محبت سے میری زوجہ کو منایا اور اُسے واپس گھر لے آئیں۔ دوسری جانب میری زوجہ نے بھی مثبت طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا اور گھر پہنچنے کے بعد دوسرے ہی دن اپنی ساس سے کہنے لگیں: امی جان! میرا کمرہ بہت بڑا ہے، جبکہ دیگر گھر والے جس کمرے میں رہتے ہیں وہ قدرے چھوٹا ہے، آپ میرا کمرہ لے لیجئے اور میں اُس چھوٹے کمرے میں رہائش اختیار کر لیتی ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھر جو فتنے اور فساد کا شکار تھا، VCD ”گھرا من کا گہوارہ کیسے بنے؟“ کی برکت سے امن کا گہوارہ بن گیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات دعوتِ اسلامی سے وابستہ رکھے نیز قرآن و سنت کی پابندی اور اپنے گھروں والوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
امین بجاۃ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

***	کلام باری تعالیٰ	قرآن پاک	***
مطبوعات	مکتبہ المدینہ، کراچی	مکتبہ المدینہ، کراچی	مکتبہ المدینہ، کراچی
1	ترجمہ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبہ المدینہ، کراچی ۱۳۳۲ھ
2	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۳۲۰ھ
3	الدبر المنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
4	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
5	خزانة العرفان	صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ، کراچی ۱۳۳۲ھ
6	تفسیر قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
7	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
8	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
9	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۴۳ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
10	سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۴۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
11	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۳ھ
12	المسند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
13	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
14	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
15	فردوس الاخبار	حافظ ابو شجاع شیرازی بن شیر دار دہلی متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ

16	تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
17	التغییب والتہییب	امام ذکری الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
18	کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی متوفی ۷۴۸ھ	پشاور پاکستان
19	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
20	الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۵ھ
21	کنز العمال	علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
22	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
23	فتاویٰ قاضی خان	امام حسن بن منصور قاضی خان ۵۹۲ھ	مکتبہ حقانیہ، پشاور
24	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۲۳ھ
25	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ
26	احیاء علوم الدین	امام ابوجامد محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
27	تذبیہ الغافلین	فقیر ابو الیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۷۳۷ھ	دار الکتب العربیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
28	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار متوفی ۶۳۷ھ	شعبہ برادرزہ، لاہور
29	قلم کا انجام	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم	مکتبہ المدینہ، کراچی
30	باجیاء نو جوان	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم	مکتبہ المدینہ، کراچی
31	بیانات عطاریہ (حصہ ۱)	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم	مکتبہ المدینہ، کراچی
32	تذکرۃ امیر اہلسنت (حصہ ۲)	المدینہ العلمیہ	مکتبہ المدینہ، کراچی



فہرست

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
20	میزان میں رکھی جانے والی پہلی چیز	1	دُرد شریف کی فضیلت
21	نظامِ فطرت بدلنے کا انجام	1	شوہر پر بیوی کے احسانات
23	نیکی کا حکم دیجئے	4	گھر کی خوشحالی میں شوہر کا کردار
24	وٹوٹ کسے کہتے ہیں؟	5	بیوی کے حقوق کی اہمیت
25	گھر کا افسر	6	نظافت کا مخصوصی اہتمام
29	بیوی کو کن صورتوں میں مار سکتا ہے؟	7	بیوی سے حُسنِ سلوک کے متعلق فرامین
30	بیوی کو نہ مارنا افضل ہے	8	بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے
32	ظالم کا انجام	9	لحمیہ فکریہ
32	ایذاء کا بدلہ	11	بیوی کی خطا معاف کرنے کا انعام
33	ظلم کی معافی مانگ لو	12	صبر ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی مثلِ ثواب
35	اگر اختلاف بڑھ جائے تو کیا کرے؟	12	بد اخلاق بیوی اور صابر شوہر
35	طلاق سے متعلق مفید مدنی پھول	13	آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُسوۂ حسنہ
38	طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ	15	گھریلو کام کرنا سُنّت ہے
39	گھرا من کا گہوارہ کیسے بنے؟	17	گھر میں بچے اور قوم میں مرد بن کر رہو
39	شادی شدہ افراد کیلئے 19 مدنی پھول	18	شوہر پر عورت کے حقوق
43	سہا س بہو میں صلح کا راز	18	نان نفقہ واجب ہے
45	ماخذ و مراجع	19	جتنی خرچ اتنا ہی اجر
	***	20	سب سے زیادہ اجر والا دینار

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حلیفِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شہر عمارتِ مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہتیتِ ثواب سُنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اچھرائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالینے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنت بننے لگنا ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گواہی کا ذمہ بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذمہ بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-477-6



0125191



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net